امام خمینیؒ ایک عرفانی شخصیت

از: محترمہ نسیم شاہد، نئی دہلی

حضرت امام خمینیؒ کی شخصیت دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اس مرد مومن نے اس طاقت سے نبرد آزمائی کی جس کی پشت پر امریکہ جیسی عظیم طاقت کا ہاتھ تھا۔ اگرچہ ۱۹۶۴ء میں انہیں جلاوطن کر دیا گیا تھا اور بظاہر محمد رضا نے سمجھ لیا تھا کہ خطرے کا خاتمہ ہو گیا ہے مگر اسے کیا معلوم تھا کہ یہ مرد مجاہد اور پیکر صبر و استقلال اسے ہی خاک وطن سے اس طرح باہر نکال دے گا کہ مرنے کے بعد دو گز زمین بھی اسے پاک سر زمین ایران میں میسر نہ آئے گی۔

یہ محض اتفاق تھا کہ امام خمینیؒ نے چودہ سال وطن سے باہر بالکل اسی طرح گذارے جیسے کہا جاتا ہے کہ رام چندر جی نے چودہ سال کا بن باس لیا تھا انہوں نے بھی اپنے وقت کے طاغوت یعنی راون پر فتح پائی اور امام خمینیؒ نے اپنے عہد کے طاغوت یعنی محمد رضا شاہ کو سرنگوں کیا مگر یہاں میرا مقصد ان کی سیاسی زندگی پر روشنی ڈالنا نہیں بلکہ ان کی روحانی زندگی کو سامنے لانا ہے۔ روحانی زندگی یعنی طاقت ایمانی یہ وہ عظیم طاقت ہے جس نے ٹینکوں کے منھ پھیر دئے، توپوں کے دہانے بند کر دیئے اور ملت ایران اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور شان و شوکت کو دوبارہ جلا بخشی۔ ایک ایسے انسان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سخن سرائی اگرچہ امر دشوار ہے جو لوگ ان کی سیاسی زندگی سے باخبر

ہیں شاید ان کی ادبی زندگی سے کماحقہ واقف نہ ہوں چنانچہ موصوف کی زندگی کے اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے نمایاں کرنے کی خاطر قلم فرسائی کی ہے جو صاحب دیوان شاعر ہیں اور میں ایک ادنیٰ ارادتمند چونکہ میرے تحقیقی مقالہ کا موضوع امام کی غزل اور ان کی عرفانی شاعری رہا ہے اس لئے سر دست مناسب یہی سمجھا کہ امام خمینیؒ کے افکار وخیالات کے اس پہلو یعنی عرفان وعرفانی شاعری کا مختصر تذکرہ و تجزیہ پیش کردیا جائے۔

امام خمینیؒ کی فکرو نظر کسی عام انسان کی فکر نہیں تھی نہ ہی انہوں نے اپنی زندگی ایک عام آدمی کی طرح بسر کی وہ خوب جانتے تھے کہ انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے خاص بندے دنیا میں پیدا کر کے انسانوں کو زندگی گزارنے کا لائحہ عمل دیا ہے چنانچہ انہوں نے خالص اور حقیقی اسلامی لائحہ عمل کے سایہ میں اپنی پوری زندگی گزاری اور اپنے اشعار کو بھی عرفانی لباس میں جلوہ آرا کیا۔ امام خمینیؒ اس عظیم شخصیت کا نام ہے جس نے اپنے اشعار کے ذریعہ اور دوسروں سے پہلے بذات خود میدان عمل میں اپنے مقصد حیات کی حقانیت کی گواہی دی اور انہوں نے اپنے دلنشیں انداز میں عرفانی کلام کے ذریعے مشکلات کو آسان اور دلوں کو مطمئن کر دیا اور غیر معمولی ثبات قدم کے ساتھ راہ خدا پر گامزن رہے اور آخری دم تک اسی کی تلقین کرتے رہے ایک جگہ وہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ہم مظہر قدرت خداوندی ہیں سارا جہاں خدا کا ہی ہے یہ سب خدا کا جلوہ ہے اور اسی کی طرف واپس جانا ہے۔ خدا کی ذات پر توکل کے بعد اپنی طاقت پر اعتماد رکھئے کہ اس کا سرچشمہ بھی اسی کی ذات ہے۔ اپنے مقصد کو مقصد خدا بنائیے خدا کی راہ میں قدم بڑھائیے جو چیز مشکل کو آسان کر دیتی ہے وہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ تمام انسان فنا پذیر ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ ہم خدا کی راہ میں قربان ہو جائیں۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"تو جس مقام پر بھی ہے کوشش جاری رکھ اخلاص کو ترقی دے اور نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسوں کو اپنے دل سے نکال دے یقیناً تجھے اس کا صلہ ملے گا تجھے عالم حقیقت کا راستہ مل جائے گا باب ہدایت تیرے لئے کھل جائیں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ تیری مدد فرمائے گا۔"

جس طرح سے امام خمینیؒ کی گرانقدر نثری تصانیف مثلاً مصباح الہدایہ، آداب الصلوۃ، شرح چہل حدیث اور جہاد اکبر وغیرہ مثالی حیثیت کی حامل ہیں بالکل اسی طرح ان کا شاعرانہ کلام کسی تعریف کا محتاج نہیں موصوف نے کس خوبصورتی ودلکشی سے عرفانی اصطلاحات کا استعمال کیا ہے۔ یہاں پر یہی بات صادق آتی ہے کہ بقول حافظ شیرازی۔

بدم گفتی ودرسفتی بیا وخوش بخوان حافظ
که بر نظم تو افشاند فلك عقدثریارا

امام نے اپنے اسلوب وانداز بیان وفصاحت وبلاغت وخدا کے ساتھ راز ونیاز کو خدائے واحد کے جلال وجمال سے سرشار اپنے ذوق اور ماہرانہ قلم کے ذریعے الفاظ کے سانچے میں ڈھالا اور اپنی معنوی قوت سے وہ مضمون پیدا کیا کہ پڑھنے والا اور سننے والا کہہ اٹھا۔

شیرین لب وشیرین خط وشیرین گفتار
آن کیست که با این همه فرهادتو نیست

امام خمینیؒ ایک عابد وعارف شیدا اور عاشق جانسوز تھے وہ ایک ایسے فلسفی تھے جو پوری زندگی جستجو خدا میں لگے رہے۔ آپ اپنے زمانے کے بڑے پایہ کے فقہا میں شمار

ہوتے تھے جو آپ کی کتابوں مثلاً تحریرالوسیلہ جہاد اکبر اور توضیح المسائل وغیرہ سے ثابت ہے اور جس کی وجہ سے فقہ اسلامی پر آپ کی مکمل دسترس کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ اب تک جتنے بھی عرفا کے بارے میں پڑھا اور سنا ہے ان سب میں امام خمینیؒ کا درجہ سب سے ممتاز پایا کیونکہ جب آپ کے اشعار کا غور سے مطالعہ کیا جس میں بلند پایہ معانی اور عرفان کی گیرائی اور گہرائی نمایاں ہے تو معلوم ہوا کہ امام خمینیؒ کا دیوان صرف عرفانی دیوان نہیں ہے بلکہ ایک ایسا مکمل مجموعہ کلام ہے جو عرفان وفلسفہ وفقہ اور عشق خداوندی میں اپنا مقام آپ ہے کیونکہ آپ کا عرفان ایک حقیقی عرفان ہے جو فقط تصوف کے تسلیم شدہ مراحل یا پیرو مرشد جیسی تمام صوفیانہ راہ وروش کا مظہر نہیں ہے۔[۹] یا صومعہ ودیر نشینی وگوشہ نشینی اور بے اعتنائی سے بھی اس کا کوئی سروکار نہیں ہے۔ امام ہمیشہ اس طرح کے اعمال وحرکات کو اپنے اشعار میں ریاکاری کے عنوان سے تشبیہ دیتے ہیں۔ آپ اپنے اشعار میں خداوند تعالیٰ کے جلوہ کو دل کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر عقل وخرد کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں اور زندہ احساس کے ساتھ اس کے نور کو محسوس کرتے ہیں۔ آپ کے عرفان میں ریاکاری اور دکھاوے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ بلکہ ان کا عرفان تو کامل ترین حقیقت کا ترجمان ہے۔ اور خداوند کریم کی قدرت کی خلق خدا کے درمیان موجود خوشحالی ومصیبت کو اپنی روح سے محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی خواہش آرزو اور دولت صرف جلوہ الٰہی کا دیدار ہے۔

پردہ برگیر که من یارتوام
عاشقم عاشق رخسار توام
گرکشی یا بنوازی ای دوست
عاشقم یار و وفادار توام

امام خمینیؒ کی ہر غزل اور ان کا ہر شعر ایک جداگانہ معنی و مفہوم کا حامل ہے۔ غزل کی زبان عاشقانہ مزاج سے ہم آہنگ اور تغزل سے اس قدر آراستہ ہے کہ قاری اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ایک جگہ وہ بنی نوع انسان کے وجود میں جلوۂ الٰہی کی تلاش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں تو دوسری جگہ منصور کا قصہ اور حضرت یوسفؑ کی داستان عشق جلوہ گر دکھائی دیتی ہے۔ دوسری عبارت میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ کے کلام میں عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں کی تصویر کشی کی گئی ہے لیکن انداز بیان ایسا ہے کہ اسمیں غزل کی چاشنی بر قرار ہے۔ انہوں نے شعر کے قالب میں جو عاشقانہ خیالات پیش کیئے ہیں اس میں غیر معمولی حلاوت و شیرینی و دلکشی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے وصال یار کو ایسی سادگی اور دلنشینی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ فصاحت و بلاغت کا حسن قطعی مجروح نہیں ہونے پاتا۔ ذیل میں چند اشعار بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔

من بخال لبت ای دوست گرفتار شدم
چشم بیمار تورا دیدم وبیمار شدم

یا

ای دوست به عشق تو دچار یم همه
دریاد رخ تو داغداریم همه
گردور کنی یا بپذیری مارا
درکوئی غم تو پایداریم همه

آپ کے اشعار میں معرفت الٰہی اور حق تعالیٰ سے عشق کی کوئی انتہا نہیں ہے معشوق حقیقی سے ان کے عشق کو الفاظ کے قالب میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اور یہی اس مرد

کامل کی نورانی چمک ہے جو اشعار سے جھلکتی ہے۔ اسلامی عرفان کی دنیا میں امام خمینیؒ ایک انفرادی حیثیت کے حامل دکھائی دیتے ہیں اور اپنی اسی انفرادی عرفانی صفت کے ذریعہ ہی انہوں نے دنیائے اسلام کے اہم مسائل کا ٹھوس حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ عارف وہی ہے جو معاشرے اور سماج کے درد کو اپنا درد سمجھے اور اس کے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے جیسا کہ آپ نے کیا کہ ہمیشہ اپنے دوستوں ہموطنوں کے درد و غم میں پورے طور پر شریک اور انہیں دور کرنے کے لئے پوری طرح سرگرم عمل رہے۔ اور اسی راہ وروش پر چلتے ہوئے انہوں نے دنیاوی زندگی کو خیر باد کہہ دیا۔

امام مصوف خود زندگی بھر بیدار رہے اور اہل وطن واہل نظر کو آواز دیتے رہے کہ۔

تو اہل نظر بن کے نہ سوجائے کہیں
ایسا نہ ہو فلسفہ میں کھوجائے کہیں
لازم ہے کہ ہشیار ہو بیدار رہے
خطرات کا چراغ گل نہ ہوجائے کہیں

☆☆☆☆☆☆☆